سوال

طواف وداع واجب ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں جدہ کا باشندہ ہوں اور میں نے سات بار حج کیا ہے، لیکن طواف وداع نہیں کیا، کیونکہ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ جدہ کے باشندوں کے لیے طواف وداع نہیں ہے۔ تو سوال یہ ہے کہ طواف وداع نہ کرنے کی وجہ سے کیا میرا حج صحیح ہے یا نہیں، رہنمائی فرمائیں، جزاکم اللہ خیرا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جدہ، طائف اور ان جیسے دیگر علاقوں کے باشندوں کے لیے بھی یہ واجب ہے کہ حج سے فراغت کے بعد طواف وداع کئے بغیر مکہ مکرمہ سے رخصت نہ ہوں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان عام ہے جس میں آپ نے تمام حاجیوں سے مخاطب ہو کر فرمایا:

(لا ینفرن احد منکم حتی یکون اخر عہدہ بالبیت) (صحیح مسلم 'الحج' باب وجوب طواف الوداع ح: 1327 ومسند احمد: 1/222)

"کوئی اس تک کوچ نہ کرے جب تک وہ آخری وقت بیت اللہ میں نہ گزارے۔"

اور صحیحین میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

(امر الناس ان یکون اخر عہدہم بالبیت الا انہ خفف عن الحائض) (صحیح البخاری 'الحج' باب طواف الوداع ح: 1755 وصحیح مسلم 'الحج' باب وجوب طواف الوداع ح: 1328)

"لوگوں کے لیے حکم یہ ہے کہ وہ سفر سے قبل آخری لمحات بیت اللہ میں گزاریں۔ ہاں البتہ حائضہ عورت کے لیے رخصت ہے۔"

جو شخص طواف وداع ترک کر دے تو اس پر دم لازم ہے۔ دم اور اونٹ یا گائے کے ساتویں حصہ میں شرکت یا ایسی بکری جس کے سامنے کے دو دانت گر گئے ہوں یا بھیڑ کا بچہ مکہ میں ذبح کر کے فقراء میں تقسیم کرنا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی لازم ہے کہ توبہ واستغفار کیا جائے اور یہ عزم صادق کہ آئندہ ایسا نہیں کیا جائے گا۔ حیض ونفاس والی عورتوں کے لیے یہ طواف واجب نہیں ہے۔ اسی طرح علماء کے صحیح قول کے مطابق عمرہ کرنے والے کے لیے بھی طواف وداع نہیں ہے۔ جمہور اہل علم کا بھی یہی قول ہے جیسا کہ ابن عبدالبر نے، بہت سے دلائل کی بنا پر اجماع

بیان کیا ہے۔ مثال جو لوگ حجۃ الوداع کے موقع پر عمرہ کر کے حلال ہوگئے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ حکم نہیں دیا تھا کہ وہ مکہ سے سفر کرتے وقت طواف وداع کریں، اسی طرح حجۃ الوداع کے موقع پر مکہ کے باشندوں کو آپ نے یہ حکم دیا تھا کہ وہ اپنے گھروں ہی سے منیٰ اور پھر عرفہ چلے جائیں، انہیں بھی طواف وداع کا حکم نہیں دیا تھا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی